نویں اور دسویں جماعتوں کے عربی نصاب کا تعارف

عربی زبان دنیا کی ان اہم ترین زبانوں میں سے ایک ہے جس کو بین الاقوامی سطح پر بولی اور سمجھی جانے والی دنیا کی دوسری سب سے بڑی زبان کا درجہ حاصل ہے۔ ہندوستان کے حوالہ سے اس زبان کی اہمیت یہ ہے کہ اہل ہند اس زبان سے اس وقت سے آشنا ہیں جب کہ عرب ہند تعلقات کی نوعیت محض تجارتی سطح کی تھی۔ لیکن جب اس زبان نے ہندوستان میں اپنا گھر بنا لیا تو تہذیب وثقافت کے لین دین میں یہ ایک دوسرے سے اس قدر قریب ہوئی کہ علم وسائنس اور ادب وتہذیب کا ایسا گرانقدر سرمایہ وجود پذیر ہوا جس نے ہندوستان کو دنیا کی دوسری اقوام سے قریب کرنے کا بڑا اہم کارنامہ انجام دیا۔ مرور ایام کے ساتھ علم اور قدرتی سائنس کے ایسے ذخیرے عربی میں سمٹ آئے جس سے انسانی ترقی اور تہذیب وثقافت کے انتشار میں بڑی مدد ملی۔ عربی زبان ہندوستان کی دوسری زبانوں کے ساتھ تقابل کے عمل سے گزر کر اس قدر وسیع اور ثمر آور ہوگئی کہ یہ زبان قومی یکجہتی اور تہذیبی ہم آہنگی کی علامت بن گئی۔

ہندوستان میں عربی زبان کی تدریس کو کئی جہتوں سے بہت اہمیت حاصل ہے۔ ایک تو یہ کہ خود ہندوستانی تہذیب کے ارتقائی مراحل کی تاریخ اس میں پوشیدہ ہے۔ طباعت واشاعت کے اس جدید دور میں بھی عربی زبان میں علم وسائنس کے ایسے ذخیرے منظر عام پر آنے سے محروم ہیں جو سائنس، انجینئرنگ، میڈیسین اور دیگر علوم کے لیے بنیادی ماخذ کا درجہ رکھتی ہیں۔ ظاہر ہے اگر اس زبان کے پڑھنے والے نہ رہیں تو اس میں موجود علوم کے ذخیروں سے دنیا محروم رہ جائے گی جو بہر حال عالمی خسارہ کے مترادف ہوگا۔

معاصر زمانہ میں عربی زبان کا تعلق روزگار سے جڑ جانے کے بعد اس کی تدریس کی ضرورت مزید دوبالا ہوگئی ہے۔ ایک طرف جہاں ہندوستان کے تعلقات عرب ممالک کے ساتھ مسلسل ترقی پذیر ہیں اور تجارتی ودوسرے معاملات سے متعلق معاہدے دونوں ملکوں کو ایک دوسرے سے قریب تر کرتے جارہے ہیں تو دوسری طرف ہندوستان سے خلیجی ممالک کی طرف روزگار کے لیے جانے والے افراد کی تعداد روز بروز بڑھتی جارہی ہے۔ ایسی صورت میں عربی زبان کی تدریس کی اہمیت روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ روزگار کے لیے خلیجی ممالک کا سفر نہ صرف ملک کے باشندگان کی معاشی حالت کو بہتر بناتا ہے بلکہ اس سے خود ملک کی معیشت بھی ترقی پذیر ہوتی ہے جو ملک کی ترقی اور خوشحالی کا ضامن ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہا جائے کہ عربی زبان کی تعلیم سے سیدھے ملک کی ترقی وخوش حالی وابستہ ہے۔

عربی زبان کی اسی خصوصیت اور اس کی تدریس کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت بہار نے اس کو اپنے اسکولوں میں ابتدائی درجہ چھ سے متعارف کرانے کا مستحسن فیصلہ لیا ہے کیوں کہ اعلی درجات میں اس کی تعلیم کا نظم کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پہلے سے موجود ہے۔ بہار میں ابتدائی درجہ سے اس کی شمولیت کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ بچہ اعلیٰ درجہ تک پہنچتے پہنچتے اس زبان سے اس قدر آشنا ہو چکا ہوگا اور اس کی تفہیم کی اس قدر استعداد پیدا ہو چکی ہوگی کہ وہ از خود مسائل حل کرنے کی پوزیشن میں ہوں گے اور عربی میں لکھنے اور بولنے کا بھی بہت حد تک مَلَہ حاصل ہو چکا ہوگا۔

ہندوستان ایک کثیر لسانی ملک ہے جس میں اردو کو گنگا۔ جمنی تہذیب کی علامت کہا جاتا ہے اور اردو زبان خود عربی، فارسی اور ہندوستان کی دوسری زبانوں کے حسین امتزاج کا نمونہ ہے۔ شروع سے عربی کی تدریس میں اردو کی لسانی خصوصیات جہاں نمایاں ہو کر سامنے آئیں گی وہیں بچے اردو زبان کی صحیح تفہیم اور اس کی درست خوانی پر عبور حاصل کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ اس طرح عربی کی تعلیم وتدریس سے ہندوستان کی ایک بڑی زبان اردو کی تفہیم بھی متحقق ہوگی۔

Scanned with CamScanner

لہٰذا عربی کی تدریس درجہ چھ سے شروع کرنے کا فیصلہ حکومت بہار کا ایک تاریخی قدم ہے جس سے عربی کی ترویج و اشاعت کو نہ صرف پر پرواز ملیں گے بلکہ ملک میں تہذیبی رشتوں کو بھی استحکام نصیب ہوگا۔

درجہ چھ تا ذرجہ آٹھ عربی کتب کی تدریس کے بعد اب امید کی جاتی ہے کہ طلبہ کو کافی رغبت بڑھ چکی ہوگی اور ان کا شعور اگلے مراحل کو بآسانی طے کرنے پر آمادہ ہو چکا ہوگا۔ اس کے پیش نظر درجہ نویں اور دسویں کے طلبہ کے لیے ایسا نصاب مرتب کرنے کی کوشش کی گئی ہے جس کے ذریعہ وہ ہلکے پھلکے مضامین اور چھوٹی چھوٹی خبریں بآسانی پڑھ سکیں اور ان کا مفہوم اخذ کر سکیں اور اس غرض سے چند قواعد کو ملحوظ رکھتے ہوئے مکالمے، قصص، مضامین اور نظمیں نصاب میں شامل کی ہیں تا کہ ان کی مدد سے کما حقہ عربی زبان و ادب سے آشنائی ہو سکے اور ملک و بیرون ملک کے حالات کا جائزہ لیا جا سکے، قصص و مضامین کے ذریعہ عربی لکھنے، بولنے اور سمجھنے سے جو طالب علم کتراتے ہیں یا اس زبان سے متعلق سماج میں پھیلی ہوئی اس غلط فہمی کا کہ عربی نہایت دشوار زبان ہے، ازالہ ہو سکے۔ چنانچہ ہم نے افعال کی اقسام اور معرب مبنی کے جملے، منصرف و غیر منصرف پر مشتمل جملے نیز مفعول کی قسمیں جس کی ضرورت ہمیشہ طلبہ کو پڑتی ہے، بھی شامل کی ہیں۔ اسی طرح محادثے، مکالمے، مضامین کو بھی ان درجوں میں خاص طور پر شامل کیا گیا ہے تا کہ بات چیت میں کسی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے اور وہ اپنا مافی الضمیر بلا تکلف ادا کر سکیں۔

مذکورہ باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ اگر استاذ اپنے شاگردوں کی صحیح رہنمائی کریں تو طالب علم عربی زبان و ادب سے نہ صرف واقف ہوگا بلکہ اس کی مدد سے آگے کے مراحل کو بحسن و خوبی انجام دے سکے گا۔

⊙⊙⊙

Scanned with CamScanner

نویں جماعت کے عربی نصاب کا خاکا

(Class IX)

(۱) معرب مبنی کا بیان مع امثلہ

(۲) منصرف، غیر منصرف کی شناخت مع امثلہ

(۳) نون ثقیلہ ونون خفیفہ کی گردان مع امثلہ

(۴) مفعول کی قسمیں مع امثلہ

(۵) عربی سے اردو/ اردو/ انگریزی/ ہندی میں ترجمہ

(۶) اردو/ انگریزی/ ہندی سے عربی میں ترجمہ

(۷) مضمون نویسی

(۸) خطوط نگاری

حسب ذیل مضامین:

(۹) من ادب القرآن

(۱۰) من ضوء الحديث

(۱۱) من سيرة النبى ﷺ

(۱۲) الامثال والحكم

(۱۳) حيلة الشيطان

(۱۴) فضيلة الشغل

(۱۵) فصول السنة

(۱۶) الشرطى

(۱۷) من يضع الحجر

(۱۸) من جد وجد

(۱۹) الحواريين الاستاذ والتلاميذ

حسب ذیل نظمیں:

(۲۰) غرور الدنيا

(۲۱) وصف القلم

(۲۲) نشيد الوطن

(۲۳) ادب المعاشره

⊙⊙⊙

Scanned with CamScanner

دسویں جماعت کے عربی نصاب کا خاکا

(Class X)

(۱) معرفہ ونکرہ، معرفہ کی قسمیں۔
(۲) حروف ناصبہ، حروف جازمہ کے اقسام مع امثلہ، مشقی سوالات۔
(۳) رباعی مجرد ومزید فیہ مع امثلہ۔
(۴) عربی سے اردو و / انگریزی / ہندی میں ترجمہ
(۵) اردو / انگریزی / ہندی سے عربی میں ترجمہ
(۶) خطوط نگاری
(۷) مضمون نویسی

حسب ذیل مضامین:

(۸) من ادب القرآن
(۹) من ضوء الحديث
(۱۰) تزويج النبی ﷺ خديجة بنت خويلد
(۱۱) اسلام حمزة بن عبد المطلب عم النبی ﷺ
(۱۲) مولانا ولايت على الصادقفوری
(۱۳) الامثال والحكم
(۱۴) الكلب الحنون
(۱۵) حمار و ثور
(۱۶) السماء
(۱۷) الانبج
(۱۸) الطبع والادب
(۱۹) من يمنعک منی؟
(۲۰) بلادی
(۲۱) مجلد الكتب

حسب ذیل نظمیں:

(۲۲) العلم والجاه
(۲۳) ما فی الدنيا
(۲۴) نصيحة غالية

⊙⊙⊙

گھنٹیوں کی تقسیم (L-3)

(Class IX - X)

کُل تدریسی ایام (سالانہ)	180 دن (تقریباً 25 ہفتے)
فی ہفتہ گھنٹیوں کی تعداد	05
کُل گھنٹیاں (25 × 5)	125

Scanned with CamScanner

تمہید

درجہ چھ سے دس تک عربی کو ایک مضمون کی حیثیت سے پڑھنے کے بعد یہ اُمید کی جاتی ہے کہ طلبہ عربی زبان سے اس قدر واقف ہو چکے ہوں گے اور اس کے تئیں اتنی رغبت پیدا ہو چکی ہو گی کہ طلبہ اگلے مرحلے میں عربی پڑھنے کی طرف مائل ہوں گے۔ چنانچہ بارھویں درجہ کے لیے جو عربی کا نصابی خاکا تیار کیا گیا ہے اس میں اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ گزشتہ اسباق سے ارتباط رکھتے ہوئے اس درجہ کے نصابی معیار کو قدرے بلند کیا گیا ہے۔ اسباق کے انتخاب میں یہ بات بھی ملحوظ رہی ہے کہ اس سطح پر زبان وادب کے تئیں طلبہ کی صلاحیت اس لائق ہو جائے کہ اس کے بعد وہ جس سمت رُخ کرنا چاہیں پورے اعتماد کے ساتھ کر سکیں۔ جیسا کہ معلوم ہے عربی زبان کی تدریس کی معنویت عصر حاضر میں مزید بڑھ گئی ہے کیوں کہ تجارتی اور سیاسی سطح پر ہندستان کے روابط عرب ممالک سے تیزی سے ترقی پذیر ہیں ایسے میں خلیجی ممالک میں روزگار کے مواقع بھی بڑھ گئے ہیں۔ بارھویں درجہ تک طلبہ عربی پڑھنا چاہیں تو صرف زبان میں مہارت پیدا کر کے اپنے لیے روزگار کے مواقع میں توسیع کر سکتے ہیں اور جن کو ادب سے دلچسپی بڑھتی ہے وہ اپنی راہ اس طرف آسانی سے اختیار کر سکتے ہیں۔

بارھویں درجہ میں عربی زبان وادب کی تاریخ سے بچوں کو اس حد تک روشناس کرایا گیا ہے کہ وہ اس زبان کی نشو ونما اور ترقی کے تدریجی مراحل سے واقف ہو کر یہ جان سکیں کہ اس زبان کو عالمی سطح پر اپنی شناخت قائم کرنے میں کن مراحل سے گزرنا پڑا ہے اور آج یہ کس مقام پر کھڑی ہے۔ اسی طرح قواعد کے حصے میں وہ تمام ضروری باتیں ہیں جو طلبہ کو اگلے مرحلے میں قدم رکھنے کے لیے معاون ہوں۔ معانی و بیان کے بنیادی مصطلحات کو بیان کرتے ہوئے عربی سے اردو اور اردو سے عربی ترجمہ نگاری پر بھی خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ اسی طرح قصے، کہانیاں اور مکالمے کی مدد سے طلبہ کے اندر اندازِ گفتگو کو پروان چڑھانے کی کوشش کی گئی ہے۔

مذکورہ باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ اُمید کی جاتی ہے کہ طلبہ اپنے اساتذہ کی نگرانی میں عربی زبان وادب سے اپنا رشتہ جوڑ کر مستقبل کو تابناک بنانے کی کوشش کریں گے جو عربی زبان کے فروغ کا بھی سبب ہوگا۔

⊙⊙⊙

Scanned with CamScanner